ابطال الاشعار

فی ذم

مولد النبیؐ المختار

میلاد النبیؐ کا واضح ثبوت

مصحح

استاذ العلماء والفضلاء الحاج مولانا عبد الحق صاحب دام عمرہ

پیش لفظ

میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کے دنوں میں ایک پمفلٹ نظم کی صورت میں منظر عام پر آیا جس میں

ذکر ولادت سے مذاق کیا گیا اور ہر طرح سے علماء امت کا ابطال کیا گیا اور یہ

نظم "انجمن نوجوان توحید و سنّت سرگودھا" سے شائع ہوئی ہے۔

تو مجبوراً

عقائد حقہ اہلِ سنّت و جماعت

پر روشنی ڈالنے کے لئے قلم کو حرکت میں لایا گیا ہے تاکہ عوام کو علم ہو

جائے کہ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیا طریقہ نہیں ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الجبار والغفار والصلوٰۃ علی رسولہ النبی المختار وعلی آلہ

واصحابہ والعلماء امتہ الذین رووا کلامہ ونقلوا الینا خبراً

خبراً من نبیاً من شیاً وشہد لہم الاشجار والاحجار سکن

خالفہم فی زماننا الاشرار۔ اما بعد:

میرے غیور ہم وطنو! شمعِ محمدی کے پروانو! خاکِ مدینہ کے دیوانو!!!

ہر مومن اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ سردارِ دو جہاں باعثِ کون و مکاں رحمۃ للعالمین

شفیع المذنبین تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو

کچھ بھی نہ ہوتا۔ تو جس ذات کے صدقہ میں تمام کائنات کا وجود قائم ہے ایمان والوں

کو چاہیئے کہ اس ذات کی ولادت کی خوشی کریں اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید بھی یہی

فرماتا ہے کہ: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ (القرآن، سورہ یونس)

ترجمہ:۔ (اے محبوب آپ) فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کے ملنے) پر خوشی کریں۔

تمام تفسیروں کا احاطہ بڑا مشکل ہے اس لئے ایک تفسیر پر اکتفا کی جاتی ہے

کہ اس تفسیر میں فضل و رحمت سے کیا مراد ہے۔ تو صاحبِ تفسیر حسینی نے یوں لکھا

ہے کہ "بگو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شادی کنید بفضل اللہ اے بفضل خدائی کہ قرآن

است و برحمتہ و برحمت او دین اسلام است وگفتہ اند فضل قرآن است و رحمت

آں کہ مارا از اہل آں گردانید یا رحمت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است"۔ (تفسیر حسینی)

ترجمہ:۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ خوشی کرو اللہ کے فضل کے ساتھ کہ قرآن

ہے اور اس کی رحمت کے ساتھ کہ دین اسلام ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ فضل سے مراد قرآن ہے اور رحمت سے مراد قرآن کے اہل یا نبی مکرم ہیں۔ تمام مسلمانوں کو معلوم ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب کی شان میں فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، یعنی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے، تو حرف "ما" اور حرف "الا" کی قیدیں بتا رہی ہیں کہ کائنات کے لئے رحمت مخلوق میں سے آپ کے سوا کوئی نہیں ہے۔ تو اس اعتبار سے رحمت سے مراد آپ ہی کی ذات مقدسہ ہوئی۔ کیوں ایسا نہ ہو کیونکہ اگر آپ تشریف نہ لاتے تو نہ اسلام ہوتا نہ یہاں ہوتا نہ ایمان ہوتا نہ قرآن ہوتا تو لامحالہ ثابت ہو گیا کہ اللہ نے قرآن اور صاحب قرآن کے ملنے پہ خوشی کرنے کے لئے فرمایا ہے، یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ آیت کریمہ میں امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے نہیں امر کی بہت سی قسمیں ہیں امر مستحب و مباح کے لئے بھی ہوتا ہے۔

حدیث پاک سے بھی حضور کا میلاد ثابت ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ ابولہب کی ایک لونڈی اس کا نام ثوبیہ تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی تو اس نے ابولہب کو خبر دی کہ تیرے بھائی عبداللہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے، ابولہب خبر سنتے ہی خوش ہوا اور اس نے اپنی لونڈی کو کلمہ شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کہ جا تو آزاد ہے۔ سب مسلمانوں کو اس بات کا علم ہے کہ ابولہب خدا و رسول کا دشمن تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی پر اس کو جو فائدہ ہوا وہ سنیئے، فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا

بقیتہ: قال ابو لهب لم الق بعدكم خيرا انى سقيت فى هذه بعتاقتى ثويبة (بخاری شریف)

ترجمہ:۔ پس جب ابولہب مر گیا تو اس کو اس کے اھل میں سے کسی نے خواب میں بری حالت میں دیکھا تو پوچھا کیا گذری؟ ابولہب نے کہا کہ تم سے علیحدہ ہو کر مجھ کو خیر نصیب نہیں ہوئی (یعنی مار پٹائی ہی رہی) ہاں مجھے اس (شہادت کی) انگلی سے پانی ملتا ہے (میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے) کیونکہ میں نے اس انگلی سے اشارہ کر کے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

غور فرمایئے حضرات! ابولہب کافر تھا ہم مومن ہیں۔ وہ دشمن تھا ہم غلام ہیں اس نے ولادت کی خوشی کی تھی بھتیجا سمجھ کر، ہم میلاد کی خوشی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا نبی سمجھ کر۔ تو جب میلاد مصطفیٰ میں کافر و مشرک کو اتنا نفع و فائدہ پہنچ رہا ہے تو ہم غلاموں کو کتنا نفع و فائدہ پہنچے گا۔ ؎

دوستاں را کجا کنی محروم :: تو کہ با دشمناں نظر داری

اس حدیث پاک کو شیخ محقق عبدالحق محدث دھلویؒ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

"دریں جا سند است مر اہل موالید را کہ در شب میلاد آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کنند و بذل اموال نمایند یعنی ابولہب کہ کافر بود، چو بسرور میلاد آں حضرت و بذل شیر جاریہ وے بجہت آنحضرت جزا داده شد تا حال مسلماں کہ مملوست بہ محبت و سرور بذل در وے چہ باشد" (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۹)

ترجمہ:۔ اس واقعہ میں میلاد شریف منانے والوں کے لئے زبردست دلیل ہے کہ جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت میں خوشیاں مناتے ہیں اور مال خرچ

کرتے ہیں یعنی ابو لہب کافر تھا جب نبی کریم کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ

پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف مناتا ہے۔

اسی طرح مواہب لدنیہ اور زرقانی علی المواہب لدنیہ میں تفصیل سے موجود ہے۔

میرے سنی بھائیو! میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زمانۂ نبوت سے علماءِ امت

نے ثابت کیا ہے جس کی کئی مثالیں احادیث مبارکہ میں ملتی ہیں۔ جیسے علامہ حافظ

ابن حجر رحمۃ اللہ سے میلاد شریف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے یوں جواب دیا

کہ قَدْ ظَهَرَ لِي تَخْرِيجُهَا عَلَى أَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ ۔

(ترجمہ) علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ میلاد شریف کی اصل ثابت نکالنا میرے لئے ظاہر ہے

جو صحیحین میں ثابت ہے۔ (الحاوی صہ ۱۹۶)

اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطی صاحب نے حسن المقصد فی عمل المولد

میں فرمایا کہ مجھے بیہقی شریف کی حدیث پاک سے میلاد منانا ظاہر ہے اس

کے بعد حدیث پاک کو نقل فرمایا جس کو خوف تطویل سے لکھ نہیں سکتا۔

علماء کی ان عبارات سے معلوم ہوا کہ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کو

کلام نہیں ہے اس نیک کام کو اہتمام سے شروع کرنے والا ایک نیک بخت بزرگ

اور عادل بادشاہ تھا جس کے بارہ میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

اس طرح رقمطراز ہیں:

وَ اَوَّلُ مَنْ اَحْدَثَ فِعْلَ ذٰلِكَ صَاحِبُ اِرْبِلِ الْمَلِكُ الْمُظَفَّرُ اَبُوسَعِيْدُ

كُوكُبرِى بِنْ زَيْنِ الدِّيْنِ عَلِىّ ابْنِ بُكْتَكِيْنِ اَحَدُ الْمُلُوْكِ الْاَمْجَادِ وَالْكُبَرَاءِ الْاَجْوَادِ وَكَانَ اٰثَارُهٗ حَسَنَةً ۔ (الحاوی ص ۱۸۹)

ترجمہ: سب سے پہلے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم صاحب اربل ملک مظفر ابوسعید کوکبری بن زین الدین علی بن بکتگین نے اہتمام سے منایا تھا۔ اور بادشاہوں میں سے یہ ایک بہت ہی سخی اور بزرگ بادشاہ تھا۔ اس کی زندگی کے آثار بڑے نمایاں تھے۔ اور اسی بادشاہ کے متعلق مفسر قرآن ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں یوں لکھا، جس کو الحاوی میں نقل کیا گیا:

" كَانَ يَعْمَلُ الْمَوْلِدَ الشَّرِيْفَ فِىْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَيَحْتَفِلُ بِهٖ اِحْتِفَالًا هَائِلًا وَكَانَ شَهْمًا شُجَاعًا بَطَلًا عَاقِلًا عَالِمًا عَادِلًا رَحِمَهُ اللّٰهُ وَاَكْرَمَ مَثْوَاهُ ۔ (الحاوی ص ۱۸۹)

ترجمہ: یہ (بادشاہ) ہمیشہ ربیع الاول میں میلاد شریف اہتمام سے مناتا اور بڑی بھاری محفل کرتا اور یہ (بادشاہ) بڑا بارعب، دلیر جوان، عاقل، عالم اور عادل تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے اور اس کی قبر کو باغ بنائے۔

اور اسی بادشاہ کے متعلق ابن جوزی نے اپنی مایہ ناز کتاب مرآۃ الزمان میں یوں فرمایا، جس کو علامہ سیوطی نے نقل فرمایا:

حَكٰى بَعْضُ مَنْ حَضَرَ سِمَاطِ الْمُظَفَّرِ فِىْ بَعْضِ الْمَوَالِدِ اَنَّهٗ عَدَّ فِىْ ذٰلِكَ السِّمَاطِ خَمْسَةَ اٰلَافِ رَاسِ غَنَمٍ مَشْوِىٍّ وَعَشَرَةَ اٰلَافِ دَجَاجَةٍ وَمِائَةَ اَلْفِ زُبْدِيَّةٍ وَثَلَاثِيْنَ اَلْفَ صَحْنِ حَلْوٰى قَالَ وَكَانَ يَحْضُرُ عِنْدَهٗ فِى الْمَوْلِدِ اَعْيَانُ الْعُلَمَاءِ وَالصُّوْفِيَّةِ فَيَخْلَعُ عَلَيْهِمْ

وَيُحَاقُ لَهُمْ وَيَعْمَلُ لِلصُّوفِيَّهِ سَمَاعًا مِنَ الظُّهْرِ اِلَى الْفَجْرِ وَيَرْقُصُ بِنَفْسِهٖ مَعَهُمْ ۔ (الحاوی ص ۱۸۹ - ۱۹۰)

ترجمہ: بعض ان لوگوں نے حکایت کی ہے کہ جو مظفر (بادشاہ) کے خوانچہ پر چند محافل میں شریک ہوئے (وہ حکایت کرتے ہیں) کہ تحقیق یہ بادشاہ اس خوانچہ (دسترخوان) میں پانچ ہزار بکریاں بھون کر تیار کرواتا، اور دس ہزار مرغ پکواتا اور ایک لاکھ مکھن کے پیالے ہوتے اور تیس ہزار حلوے کی پلیٹیں ہوتیں۔

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ ہمیشہ محافل میلاد میں اس بادشاہ کے نزدیک بلند مرتبہ علماء اور صوفیاء حاضر ہوتے۔ علماء و صوفیاء کو خلعت پہناتا اور ان کے گلے میں ہار ڈالتا اور صوفیاء کے لئے محفل سماع کا اہتمام ظہر سے فجر تک کرتا اور ان کے ساتھ خود بھی وجد کرتا تھا۔

اور اسی بادشاہ کے متعلق اس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب جو کہ ملک ناصر صلاح الدین کی بہن تھی بیان کرتی ہے کہ اس (بادشاہ) کی قمیض سخت کھدر کی تھی جو کہ پانچ درہم کی بھی نہ تھی۔ وہ کہتی ہے کہ میں نے کہا

یعنی قَالَتْ فَعَاتَبْتُهٗ فِیْ ذَالِكَ فَقَالَ لَبْسِیْ ثَوْبًا بِخَمْسَةٍ وَّالتَّصَدُّقُ بِالْبَاقِیْ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ اَلْبَسَ ثَوْبًا مُّتَثَمِّنًا وَّاَدَعَ الْفَقِیْرَ وَالْمِسْکِیْنَ۔ (الحاوی ص ۱۹۰)

ترجمہ: ربیعہ بنت ایوب کہتی ہے کہ میں نے اس (ادنیٰ قمیض) سے اس کو منع کیا پس اس (بادشاہ) نے کہا کہ پانچ درہم کا کپڑا پہننا اور باقی صدقہ کر دینا یہ اس سے بہتر ہے کہ میں بیش بہا قیمت کا کپڑا پہنوں اور فقیر و مسکین کا خیال نہ کروں۔

قارئین کرام ! اب تم خود غور کر لیں کہ وہ بادشاہ کس شان کا مالک تھا۔ اس زمانہ میں بعض لوگوں نے اس کو مسرف اور دین سے بے پرواہی کرنے والا اور آئمہ دین اور سلف کی شان میں گستاخی کرنے والا لکھا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر اس کی یہی حالت تھی تو پھر اس کو رئیس المسفرین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے عاقل، عادل اور عالم کیوں لکھا اور علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس کی تعریف کیوں کی۔ اور پھر علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے یہ عیب کیوں نظر نہ آئے کہ انہوں نے اس کے متعلق اس طرح لکھ دیا کہ وکان آثار حسنۃ یعنی اس کی زندگی کے آثار بڑے نمایاں تھے اور وہ بڑا سخی اور بزرگ بادشاہ تھا اور اس کی محفل میلاد میں بڑے بڑے علماء و صوفیاء کا حاضر ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی ہے۔

چلو اگر مان لیا جائے کہ وہ مسرف و فاسق بادشاہ تھا تو پھر اس کے ساتھ تمام علماء و صوفیاء اور پھر اس کو عادل، عاقل اور عالم لکھنے والوں کو بھی فاسق و مسرف ماننا پڑے گا کیونکہ فسق و فجور سے راضی ہونا بھی فاسق و فاجر ہونے کی دلیل ہے اور پھر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں فاسق و فاجر کا قول بھی قابل قبول نہیں۔

تو لامحالہ تفسیر ابن کثیر اور تفسیر جلالین پر زبردست داغ لگتا ہے کیونکہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ حافظ جلال الدین سیوطی صاحب نے اس بادشاہ کو عادل، عالم اور بزرگ لکھا ہے۔ تو ان بزرگ ہستیوں اور دین کے

خادموں کو اس داغ سے بچانے کے لئے ایک ہی راستہ ہے ۔ وہ یہی ہے کہ اس بادشاہ کو اللہ کا نیک بندہ ماننا پڑے گا ورنہ تفسیق علماء امت لازم آئیگی ۔

میرے بھائیو ! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صاحب اربل ملک مظفر بادشاہ کو میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنے پر فاسق و فاجر اور مسرف کہا گیا ہے ۔ لیکن تعجب اس بات پر ہے کہ یزید جس نے گلستان رسول ؐ کے پھولوں کو توڑوایا اور پودوں کو نیست و نابود کروایا ۔ خاندان نبوت کو صحرائے کرب و بلا میں پیاسا شہید کروایا اس کو جنتی اور رحمۃ اللہ علیہ کہا جائے اور پھر اجماع امت ہے کہ یزید فاسق و فاجر ، زانی ، شرابی ، بے دین ، گستاخ ، بے ادب اور شریعت محمدی ؐ سے مذاق و مسخرہ کرنے والا تھا لیکن اس کے باوجود اجماع امت کو توڑتے ہوئے اس کو جنتی اور خلیفۂ عادل تسلیم کیا جا رہا ہے ۔

لیکن جس کو علماء امت خلیفۂ عادل ، جنتی اور مستحق رحمت کہتے رہے ہیں اس کو فاسق و فاجر کہا جا رہا ہے کیونکہ اس نے یہی ظلم و گناہ کیا ہے کہ اللہ کے نبی رحمت للعالمین کا میلاد کیا ہے ۔ مقام افسوس ہے عوام کو اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر یزیدی گروہ میں رہنا چاہتے ہیں تو پھر بے شک ملک مظفر کو کبری میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانے کو فاسق و فاجر کہو ۔

مانعین میلاد ایک کتاب کا حوالہ پیش کرتے ہیں جس کا نام مدخل ہے اور اس کتاب کے لکھنے والے عبد اللہ ابن الحاج مالکی ہیں ۔ اس کتاب میں انہوں نے میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کئے ہیں جن کا جواب علامہ حافظ

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بہترین طریقے سے دیا جس کا متن رسالہ حسن المقصد فی عمل المولد للسیوطی موجود ہے۔

اور پھر اس زمانہ کے بہت بڑے عالم عمر بن وحید ابو الخطاب رحمہ اللہ جنہوں نے کتاب التنویر فی مولد البشیر والنذیر لکھی۔ اس پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ احمق و متکبر تھا۔ ان (ابو الخطابؒ) کی تعریف ابن خلکانؒ سے سنیئے۔

یہ لکھتے ہیں: کان من اعیان العلماء ومشاهیر الفضلاء یعنی یہ عمر بن وحیدؒ بلند مرتبہ علماء میں سے تھے اور مشہور فضلاء میں سے تھے۔

اور شیخ تاج الدین سکندری المشہور بالفاکہانی نے اپنی کتاب المورد فی الکلام علی عمل المولد میں لکھا ہے کہ اس میلاد کو منانے والے بیطال لوگ تھے نہ کہ علماء تھے۔

تو اس کا جواب علامہ جلال الدین سیوطیؒ یوں فرماتے ہیں کہ:

قد تقدم انه احدثه ملك عادل عالم وقصد به التقرب الى الله تعالىٰ وحضر عنده فيه العلماء والصلحاء من غير نكير منهم وارتضاه ابن وحيد وصنف له من اجله كتابا فهؤلاء علماء المتدينون رضوه وأقروه ولم ينكروه۔ (الحاوی ص ۱۹۲)

ترجمہ:۔ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ اس میلاد شریف کو منانے والا عادل، عالم بادشاہ تھا اور اس میلاد کے منانے سے اس کی نیت اللہ کی قربت حاصل کرنا تھی، اس کے نزدیک محفل میں علماء و صلحاء حاضر ہوتے تھے اور ان کو کوئی انکار نہیں تھا اور ابن وحید (جو کہ عالم تھے) راضی تھے اور اسی واسطے انہوں نے ایک کتاب لکھی

تصنیف فرمائی۔ پس یہ سب سے بڑی شان والے علماء اس بادشاہ سے راضی تھے اور اس کو منع بھی نہ کرتے تھے۔

اب قارئین اندازہ لگائیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی صاحب کس انداز سے منکر میلاد کو جواب مرحمت فرماتے ہیں اور اسے حضور کے میلاد کی دعوت دیتے ہیں۔ اور پھر کس طرح میلاد شریف کو ثابت کرنے کے لئے دلائل پیش کرتے ہیں۔ یہ علماء امت کا طریقہ ہے کہ جہاں سے باطل سر اٹھائے اس کو وہیں مٹا دیا جائے اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اب اس کے بعد وہ دلائل پیش کئے جاتے ہیں جن کو علماء دیوبند بھی حجت ٹھہراتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ علماء دیوبند خود بھی اس کے قائل تھے اور انہوں نے بھی اپنی کتابوں میں بھی میلاد شریف کا ذکر کیا۔

تو دریں صورت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ فرمان کہ جو انہوں نے فیوض الحرمین میں لکھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ میں میلاد کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مبارک میں تھا۔ اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے تھے۔ اور معجزات بیان کرتے تھے جو معجزات آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے۔

فتاملت بِلْكَ الانوار فوجدت انها من قبل الملائكة المتوكلين بامثال هذه المشاهد وبامثال هذه المجالس ورایت تخالطہ انوارها

الملائكة انوار الرحمة

(فیوض حرمین ص۲)

ترجمہ :- پس میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل و مقرر ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

اور یہی شاہ صاحب درالثمین میں اپنے والد ماجد کا فعل نقل کرتے ہیں: اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاماً صلة بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یفتح لی سنة من السنین شیئ اصنع به طعاماً فلم اجد الا حمصاً مقلیا فقسمته بین الناس فرأیته صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیه هذه الحمص متبهجاً بشاشاً (درالثمین)

ترجمہ : میرے والد ماجد نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں کھانا پکواتا تھا۔ ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ میسر نہ آیا تو وہی لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ بھنے ہوئے چنے آپ کے روبرو پڑے ہیں اور آپ بہت ہی مسرور و خوش ہیں۔

اس کے بعد دیوبندیوں کے پیر کے کلمات بھی میلاد شریف کے بارے میں سنیئے: حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص۵)

امداد المشتاق میں حاجی صاحب کے ملفوظ جمع کرتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: (فرمایا حاجی صاحب) نے کہ ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے (امداد المشتاق ص ۵۶۰)

فائدہ حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال مبارکہ سے ثابت ہوا، میلاد شریف مکہ معظمہ میں بڑے اہتمام سے ہوتا تھا اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ میرے نزدیک بھی محافل میلاد جائز ہے تو اب ناجائز کہنے والوں کو اپنے پیر و مرشد کی تابعداری کرنی چاہیئے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کے استاد شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی لکھتے ہیں:۔

وحق آنست کہ بنفس ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وسرور فاتحہ نمودن یعنی ایصال ثواب بروح پرفتوح سید الثقلین از کمال سعادت انسان است۔ (شفاء السائل)

ترجمہ:۔ اور حق یہ ہے کہ حضور کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور فاتحہ پڑھ کر آپ کی روح پرفتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں انسان کی کامل سعادت ہے۔

اسی طرح مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی نے کمال کر دیا وہ لکھتے ہیں:۔

وہابیہ نفس ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیح و بدعت کہتے ہیں اور علی ہذا القیاس اذکار اولیاء کرام رحمہم اللہ کو بھی برا سمجھتے ہیں اور یہ جملہ حضرات نفس ذکر [illegible]

کو جب کہ روایات معتبرہ ہو مندوب اور مستحب موجب برکت فرماتے ہیں (الشہاب ثاقب صـ ۶۷)

اب منع کرنے والوں کو اپنے اکابرین کے اقوال پر غور کرنا چاہیئے وہ تو لکھ رہے ہیں کہ میلاد شریف سے منع وہابی کرتے ہیں اور اس میلاد کو بدعت و قبیح جانتے ہیں۔ لیکن علماء دیوبند اس کو موجب ثواب و برکات جانتے ہیں۔

مانعین میلاد شریف اکثر یہ کہا کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس دن پیدا ہوئے اسی دن وصال بھی فرمایا ہے اس لئے بارہ ربیع الاول کو خوشی نہیں کرنی چاہیئے میں کہتا ہوں کہ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری موت و حیوۃ تمہارے لئے بہتر ہے چنانچہ آپ نے فرمایا:

وقال ابی بکر بن عبد اللہ المزنی قال رسول اللہ علیہ وسلم حیاتی خیر لکم تحدثون ویحدث لکم فاذا انا کانت وفاتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم فان رأیت خیرا حمدت اللہ وان رأیت غیر ذالک استغفرت اللہ لکم

(شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام صـ ۳۴)

ابی بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے تم (مجھ سے) کلام کرتے ہو اور (میں) تم سے کلام کرتا ہوں جب میں وصال کر جاؤں تو میری وفات تمہارے لئے بہتر ہے (کیونکہ) تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے اگر میں تمہارے (اعمال) کو بہتر پاؤں گا تو اللہ کا شکر ادا کروں گا اگر تمہارے اعمال برے ہوئے تو میں تمہارے گناہوں

فائدہ: حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کریم علیہ السلام کا دنیا میں رہنا بھی امت کیلئے بہتر اور دنیا سے چلا جانا بھی بہتر ہے۔ صرف اللہ کے حکم کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کا مصداق بننا تھا اور اس کا ہونا بھی ضروری تھا۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کے لئے زندگی عطا فرمادی گئی ہے (دیکھئے بیہقی شریف) اسی لئے حضور پر اعمال امت پیش ہوتے ہیں کہ آپ گنبد خضراء میں زندہ ہیں۔ تو جو زندہ ہو اس کی وفات نہیں منائی جاتی بلکہ میلاد منایا جاتا ہے باقی رہا کہ صحابہ کو آپ کی موت پر بڑا صدمہ ہوا۔ میں کہتا ہوں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو موت کا صدمہ نہیں ہوا بلکہ ہجر و فراق کا صدمہ ہوا ہے کہ اللہ کے نبی ہم سے جدا ہو گئے۔ تو یہ صدمہ ہونا بھی ان ہی کو تھا کیونکہ ان کو اللہ کے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معیت نصیب ہوتی تھی۔

اور ہم صدمہ و سوگ کس طرح کر سکتے ہیں، نہ ایسے بھی ایک عام انسان مرنے کے بعد بھی سوگ تین دن کے بعد شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ناجائز ہے جب ایک عام انسان کے بعد سوگ ناروا ہے تو پھر اللہ کے نبی جو روح مع جسم [illegible] ہیں ان کا سوگ منانا یہ بعید از عقل ہے۔

لامحالہ آپ ﷺ کا میلاد کرنا جائز و مستحسن ہے جس طرح علماء امت کا طریقہ ہے تو پھر وہ کیسا ہی خوش نصیب ہوگا جو میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہے اور اس کا میلاد منانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوتا ہوگا [illegible] حضور [illegible] اللہ کی حمد و ثنا کے بعد روضۂ اطہر میں مسرور ہوتے ہوں گے [illegible]